۲۔ اس غزل کے قوافی لکھیں۔

۳۔ ؎ مہینے وصل کے گھڑیوں کی صورت اُڑتے جاتے ہیں
گر گھڑیاں جُدائی کی گزرتی ہیں مہینوں میں

اس شعر میں صنعتِ تضاد پائی جاتی ہے۔ صنعتِ تضاد کی تعریف کریں ، مزید مثالیں دیں
اس شعر میں میں اس کی نشان دہی کریں۔

۴۔ درج ذیل الفاظ کے معنی لکھیں

نکتہ چیں، یدِ بیضا، باریک بین، موجِ نفس، محمل نشیں ، ارادت۔

۵۔ ؎ جنھیں میں ڈھونڈتا تھا آسمانوں میں زمینوں میں
وہ نکلے میرے ظلمت خانۂ دل کے مکینوں میں

کلام میں ایسے الفاظ جو املا کے لحاظ سے تو ایک جیسے ہوں مگر دونوں کا مطلب جدا ہو۔ تجنیس تام کہلاتا ہے ۔ اوپر دیے گئے شعر میں تجنیس تام کی نشان دہی کریں اور کوئی سے دو ایسے اشعار لکھیں جن میں صنعتِ تجنیس تام کا استعمال ہو۔

غزل: غزل کا لفظ عربی زبان کا ایک مصدر ہے۔ جس کے معنی ''کاتنا'' (چرخے پر روئی سے سُوت ''دھاگہ'' بنانا) ہے۔
ادب کی رُو سے غزل کے معنی ہیں عورتوں سے باتیں کرنا، عورتوں کے حُسن جمال کی تعریف کرنا۔
غزل نظم کی ایسی صنف ہے جس میں عشق ومحبت (حقیقی ومجازی) کا ذکر ہوتا ہے۔
غزل کے کم از کم اشعار کی تعداد پانچ اور زیادہ کی کوئی حد مقرر نہیں ہے۔

فیض احمد فیضؔ

ولادت: ۱۹۱۰ء وفات: ۱۹۸۴ء

فیض احمد فیضؔ سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم وہیں سے حاصل کی بی۔اے کرنے کے بعد عربی میں بی۔اے آنرز کیا اور پھر انگریزی اور عربی میں ایم۔اے کیا۔ فیض کی عملی زندگی بڑی متنوع اور ہنگامہ خیز تھی۔ کچھ عرصے فوج میں بھی ملازمت کی۔ راولپنڈی سازش کیس میں گرفتار ہوئے اور سب کو یقین تھا کہ اُنھیں پھانسی کی سزا ہوجائے گی لیکن انھیں ڈھائی سال قید کی سزا ملی۔ فیض کا پہلا مجموعہ کلام ''نقشِ فریادی'' کے نام سے ۱۹۴۱ء میں شائع ہوا۔ اپنی شاعری اور انسان دوست خیالات کی وجہ سے انھیں لینن امن ایوارڈ بھی ملا۔

ترقی پسند تحریک سے وابستہ شعراء میں فیض احمد فیضؔ کا مقام بہت بلند اور منفرد ہے ۔ فیضؔ کو پیکرتراشی میں ایک خاص ملکہ تھا۔ لفظی تصویرکشی میں مہارت رکھتے تھے۔ وہ سراسر جمالیات کے شاعر ہیں۔ انھوں نے نغمگی، امیجری، استعارہ اور تشبیہ جیسے فنی لوازمات کو بڑی ہنرمندی سے استعمال کیا۔ فیضؔ اردو شاعری کی روایات سے بخوبی آگاہ تھے اور فارسی، انگریزی شاعری سے بھی واقف تھے۔ ان کی شاعری کا آغاز رومان اور وجدان سے ہوتا ہے لیکن زندگی کے سخت اور کڑے حقائق جلد ہی ان کی شاعری کی مستقل راہ متعین کردیتے ہیں۔ ذاتی دکھ کے علاوہ عالم انسانیت کے رنج والم اپنے اندر محسوس کرتے ہیں اور یوں ان کی شاعری محبت اور حقیقت کا حسین امتزاج بن جاتی ہے۔

مجموعہ ہائے کلام: نقشِ فریادی، دستِ صبا، زندان نامہ، دست تہِ سنگ، سرِ وادئی سینا، شامِ شہرِ یاراں میرے دل مرے مسافر۔ غبارِ ایام۔

غزل

کب یاد میں تیرا ساتھ نہیں، کب ہات میں تیرا ہات نہیں
صد شکر کہ اپنی راتوں میں اب ہجر کی کوئی رات نہیں

مشکل ہیں اگر حالات وہاں، دل بیچ آئیں جاں بیچ آئیں
دل والو! کوچۂ جاناں میں کیا ایسے بھی حالات نہیں؟

جس دھج سے کوئی مقتل میں گیا، وہ شان سلامت رہتی ہے
یہ جان تو آنی جانی ہے اس جاں کی تو کوئی بات نہیں

میدانِ وفا دربار نہیں، یاں نام و نسب کی پوچھ کہاں
عاشق تو کسی کا نام نہیں، کچھ عشق کسی کی ذات نہیں

گر بازی عشق کی بازی ہے جو چاہو لگادو ڈر کیسا
گر جیت گئے تو کیا کہنا، ہارے بھی تو بازی مات نہیں

(زندان نامہ)

مشق

۱۔ اس غزل کے قوافی لکھیں۔
۲۔ کوچۂ جاناں، میدانِ وفا، نام و نسب، کون سے مرکبات ہیں۔
۳۔ اس غزل میں سے حروفِ عطف، حروفِ اضافی اور حروفِ جار تلاش کر کے لکھیں۔
۴۔ اس غزل کے کس شعر میں صنعتِ تضاد موجود ہے؟
۵۔ غزل کے مطابق درج ذیل سوالوں کے جواب لکھیں:
ا۔ پہلے شعر میں کس بات پر شکر کا اظہار کیا گیا ہے؟
ب۔ دل بیچنے سے کیا مراد ہے؟
ج۔ تیسرے شعر کے مطابق کس انداز کو دوام حاصل ہے؟
د۔ میدانِ وفا اور عام زندگی میں کون سی چیز مشترک نہیں ہے؟
ہ۔ عشق میں جیت اور ہار کو ایک جیسا مقام کیوں دیا جاتا ہے؟

شعر: وہ کلامِ موزوں جو بامقصد ہو، ایک خیال کو ظاہر کرے اور جس کے دونوں مصرعے ایک ہی وزن میں ہوں "شعر" کہلاتا ہے۔